37742 ـ نماز تراويح واجب نہيں

سوال

بغير كسى شرعى عذر كے پورا رمضان ہى نمازتراويح كى ادائيگي نہ كرنے والے كا حكم كيا ہے ، اوركيا وہ گنہگارہوگا ؟
ميں كمپنى ارامكو ميں ملازمت كرتا ہوں بعض دن تو مجھے مغرب كے بعد بھى كام پر ہى رہنا پڑتا جس كى بنا پر مجھے وہيں افطارى كرنے پر مجبور ہونا پڑتا ہے ، اہل سنت سے تعلق ركھنے والاميں ہى اكيلا شخص ہواورباقى سب لوگ شيعہ اوراسماعيلى فرقے سے تعلق ركھتے ہيں توكيا ان كےساتھ افطارى جائز ہے ؟

پسنديده جواب

الحمد لله.

مسلمان اگر نماز تراويح كى ادائيگي نہ كرے تووہ گنہگار نہيں ہوتا چاہے وہ كسى عذر يا بغير عذر كے ترک كرتا ہو كيونكہ نماز تراويح فرض و واجب نہيں بلكہ سنت مؤكدہ ہيں جسے نبى صلى اللہ عليہ وسلم نے ادا كيا اوراس پر ہميشگي كى ہے اورمندرجہ ذيل قول ميں مسلمانوں كو بھى اس پر عمل كرنے كا رغبت دلائي ہے :

نبى صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا :

(جس نے بھى رمضان المبارک ميں ايمان اوراجروثواب كى نيت سے قيام كيا اس كے پچھلے تمام گناہ معاف كرديے جاتے ہيں) صحيح بخارى حديث نمبر (37) صحيح مسلم حديث نمبر (760) ۔

لھذا كسى بھى مسلمان كے لائق نہيں كہ نماز تراويح ادا نہ كرے ، بلكہ اگر وہ امام كے ساتھ مسجد ميں ادا نہيں كرسكتا تو اسے چاہيے كہ وہ گھر ميں نماز تراويح ادا كرے ، اورپھر اگر وہ سنت كے مطابق گيارہ ركعت نہيں ادا كرسكتا تو آسانى سے جتنى ركعتيں ادا كرسكتا ہے چاہے وہ دو ركعت ہى پڑھے ادا كرنى چاہييں اور آخر مين وتر ادا كرے ۔

واللہ تعالى اعلم ۔

رہا مسئلہ شيعہ اوراسماعيليوں كے ساتھ افطارى كرنا ، توہم گزارش كريں گے كہ اگر ان كےساتھ افطارى كرنے ميں كوئي شرع مصلحت ہوكہ اس ميں ان كے ليے تاليف قلب ہو اورانہيں سنت پر عمل پيرا ہونے كى دعوت دى جاسكے اورجن بدعات پر وہ عمل پيرا ہيں انہيں ترک كرنے كى دعوت دى جاسكتى ہو توايسا كرنا مشروع ہے ۔

لیکن اگر آپ دیکھیں کے ان کے ساتھ افطاری کرنے میں کوئي مصلحت نہیں توافضل اوربہتر یہی ہے کہ آپ ان کے ساتھ افطاری نہ کریں اوران کی بدعات کی بنا پر ان سے اجتناب کریں تا کہ یہ خدشہ پیدا نہ ہو کہ وہ آپ کو شبہات میں ڈال دیں اورآپ کواس کے باطل ہونے کا علم نہ جس کی وجہ سے آپ بھی گمراہی کے قریب جا نکلیں اورفتنہ میں پڑ جائیں ۔

واللہ اعلم .